Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۲ شوال ۱۳۹۵ھ ۲۸ اخاء ۱۳۵۴ہش ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۴۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام صحت آمدہ اطلاع کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں اور اس امر کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا فرمائیں کہ حضور بخیر و عافیت مرکزِ سلسلہ میں واپس رونق افروز ہوں اور اللہ تعالیٰ ہر لمحہ حضور کو اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے ۔ آمین۔

محترم مرزا احمد بیگ صاحب جو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں ساہیوال میں شدید بیمار رہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد المنان شاہد مربی سلسلہ مقیم ساہیوال)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی نجات کی فلاسفی یہ ہے کہ اسی دنیا میں انسان گناہ کے دوزخ سے نجات پا جائے

سچی پاکیزگی حاصل کر لینے کے بعد بہشت کی صورت پر سچائی کی لذتیں شروع ہو جاتی ہیں

"مجرد کہانیوں سے گناہ ہرگز دور نہیں ہو سکتے ۔۔۔ حقیقی نجات کی فلاسفی یہ ہے کہ اسی دنیا میں انسان گناہ کے دوزخ سے نجات پا جائے مگر تم سوچ لو کہ کیا تم ایسی کہانیوں سے گناہ کے دوزخ سے نجات پا گئے ؟ یا کبھی کسی نے ان ... قصوں سے جن میں کچھ بھی سچائی نہیں اور جن کو حقیقی نجات کے ساتھ کوئی بھی رشتہ نہیں نجات پائی ہے ؟ مشرق و مغرب میں تلاش کرو کبھی تمہیں ایسے لوگ نہیں ملیں گے جو ان قصوں سے اس حقیقی پاکیزگی تک پہنچ گئے ہوں جس سے خدا نظر آجاتا ہے اور جس سے نہ صرف گناہ سے بیزاری ہوتی ہے بلکہ بہشت کی صورت پر سچائی کی لذتیں شروع ہو جاتی ہیں اور انسان کی روح پانی کی طرح بہہ کر خدا کے آستانہ پر جا گرتی ہے اور آسمان سے ایک روشنی اُترتی اور تمام نفسانی ظلمت کو دور کر دیتی ہے اسی طرح جب کہ تم روزِ روشن میں چاروں طرف کھڑکیاں کھول دو تو یہ طبعی قانون تمہیں نظر آجائے گا کہ فی الفور سورج کی روشنی تمہارے اندر آجائے گی لیکن اگر تم اپنی کھڑکیاں بند رکھو گے تو محض کسی قصہ یا کہانی سے وہ روشنی تمہارے اندر نہیں آسکتی تمہیں روشنی لینے کے لئے یہ ضرور کرنا پڑے گا کہ اپنے مقام سے اٹھو اور کھڑکیاں کھول دو تب خود بخود روشنی تمہارے اندر آجائے گی اور تمہارے گھر کو روشن کر دے گی ۔ کیا کوئی صرف پانی کے خیال سے اپنی پیاس بجھا سکتا ہے؟ نہیں ۔ بلکہ اس کو چاہیئے کہ افتاں و خیزاں پانی کے چشمے پر پہنچے اور اس زلال پر اپنی لبیں رکھ دے تب اس آبِ شیریں سے سیراب ہو جائے گا ۔ سو وہ پانی جس سے تم سیراب ہو جاؤ گے اور گناہ کی سوزش اور جلن جاتی رہیگی وہ یقین ہے ۔ آسمان کے نیچے گناہ سے پاک ہونے کے لئے بجز اس کے کوئی بھی حیلہ نہیں ۔ کوئی صلیب نہیں جو تمہیں گناہ سے چھڑا سکے ۔ کوئی خون نہیں جو تمہیں نفسانی جذبات سے روک سکے ۔ ان باتوں کو حقیقی نجات سے کوئی رشتہ اور تعلق نہیں حقیقتوں کو سمجھو ۔ سچائیوں پر غور کرو اور جس طرح دنیا کی چیزوں کو آزماتے ہو اس کو بھی آزماؤ تب جلد سمجھ آجائے گی کہ بغیر سچے یقین کے کوئی روشنی نہیں جو تمہیں نفسانی ظلمت سے چھڑا سکے اور بغیر کامل بصیرت کے مصفّا پانی کے تمہاری اندرونی غلاظتوں کو کوئی بھی دھو نہیں سکتا اور بغیر رویتِ حق کی زلال کے تمہاری جلن اور سوزش کبھی دور نہیں ہو سکتی ۔" (ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اوّل صفحہ ۲۷، ۲۸)

نعتیہ مشاعرہ کے متعلق ضروری اعلان

نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعریف نظم یا نثر میں بیان کرنا انسان کے لئے بڑی سعادت ہے ۔ احمدی شعراء سے درخواست ہے کہ مجوّزہ نعتیہ مشاعرہ کے لئے آپ اپنے کلام کو جلد مکمل فرمائیں التوائِ تاریخ سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ یہ تجویز ہی بدل گئی ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے چاہا تو عنقریب کسی دوسری تاریخ کا اعلان کیا جائے گا جس میں نعتیہ مشاعرہ منعقد ہوگا ۔ و باللہ التوفیق ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)، ربوہ)

وقفِ جدید کا سال ختم ہونے میں صرف دو ۲ ماہ باقی رہ گئے ہیں

وقفِ جدید انجمن احمدیہ کا اٹھارھواں سال دسمبر کے آخر تک اختتام پذیر ہو رہا ہے جس میں صرف دو ۲ ماہ کا مختصر عرصہ باقی ہے ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ سال کے ختم ہونے سے پہلے اپنے وعدہ جات نمایاں اضافہ کے ساتھ ادا فرما کر خدا تعالیٰ سے اجرِ عظیم کے مستحق بنیں ۔ سیکرٹریانِ مال و وقفِ جدید سے گزارش ہے کہ وہ اِس قلیل عرصہ میں اپنی مساعی کو تیز تر کر دیں اور اپنی اپنی جماعتوں کی سو فیصد ادائیگی سال کے اختتام سے قبل فرما کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کریں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عظیم دینی و دنیوی فضلوں سے نوازے ۔ آمین ۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

پبلشر : مسعود احمد ٭ پرنٹر : سید عبد الحی ٭ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲ بابت ۲ تا ۴ راکتوبر ۱۹۷۵ء

(قسط اول)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا کوپن ہیگن میں ورودِ مسعود

بندرگاہ پر اور مشن ہاؤس میں احبابِ جماعت کی طرف سے حضور کا والہانہ استقبال

۳ راکتوبر کو حضور نے مسجد نصرت جہاں میں نمازِ جمعہ پڑھائی اور ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

”گزشتہ ۸۵ سال میں ہم نے بیشمار آسمانی بشارتوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا ہے“

”ہر احمدی کا دل اس یقین سے پُر ہونا چاہیئے کہ تمام دیگر بشارتیں بھی پوری ہوں گی اور اسلام غالب آئے گا“

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے):

کوپن ہیگن (بذریعہ ڈاک)۔ جیسا کہ گزشتہ رپورٹ میں اطلاع دی جاچکی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سویڈن اور ناروے کا دورہ فرمانے کے بعد ڈنمارک تشریف لے جانے کی غرض سے یکم اکتوبر بروز بدھ پانچ بجے شام اوسلو سے بذریعہ بحری جہاز روانہ ہو کر ۲ راکتوبر کو نو بجے صبح ڈنمارک کے دار الحکومت کوپن ہیگن میں ورود فرما ہوئے تھے۔ ۲ راکتوبر سے ۴ راکتوبر تک حضور نے کوپن ہیگن میں قیام فرمایا۔ وہاں حضور کی سہ روزہ مصروفیات کی مختصر رپورٹ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

۲ راکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ یکم اکتوبر کو پانچ بجے شام اوسلو سے بذریعہ بحری جہاز روانہ ہوئے۔ ناروے کا ساحل بہت کٹا پھٹا ہے اور سمندر جگہ جگہ ساٹھ ساٹھ ستر ستر میل تک اور کہیں اس سے بھی زیادہ دُور تک اندر آیا ہوا ہے۔ اوسلو کی بندرگاہ بھی کھلے سمندر سے کافی ہٹ کر قریباً ساٹھ میل اندر کی طرف واقع ہے۔ جہاز اوسلو سے روانہ ہو کر قریباً تین گھنٹے تک دو پہاڑی سلسلوں کے درمیان سے گزرتا رہا۔ دونوں طرف کا ساحل صاف نظر آتا تھا۔ دونوں پہاڑی سلسلوں کے درمیان سمندر پُرسکون تھا اس لئے تین گھنٹے تک سفر بہت پُر لطف رہا لیکن آٹھ بجے رات جب جہاز کھلے سمندر میں پہنچا تو سمندر میں تلاطم کی وجہ سے ہچکولے کھانے لگا۔ آخر شب تک تلاطم کی کیفیت برقرار رہی اور جہاز طوفانی موجوں کا مقابلہ کرتا ہوا جھولتا آگے بڑھتا رہا۔ ہر چند کہ جہاز میں چلنا دوبھر تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ اور جملہ اہلِ قافلہ کی طبیعتوں پر اس کا کوئی خاص اثر ظاہر نہیں ہوا اور سب بخیر و عافیت رہے۔ صبح طلوع ہونے سے پہلے سمندر پُرسکون ہو چکا تھا چنانچہ بقیہ سفر بہت آرام سے گزرا۔

جہاز پروگرام کے مطابق ۲ راکتوبر کو ٹھیک ۹ بجے صبح کوپن ہیگن کی بندرگاہ میں لنگر انداز ہوا۔ کوپن ہیگن کے احباب محترم جناب کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں کی سرکردگی میں حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے استقبال کے لئے بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے اور بندرگاہ سے باہر قطاروں میں ایستادہ تھے۔ ان میں ہماری دو نو مسلم احمدی بہنیں سسٹر طیبہ الٰہی اور سسٹر مریم بھی شامل تھیں۔ حضور کی موٹر کار قافلہ کی دیگر کاروں کے ہمراہ جب صف بستہ احباب کے سامنے سے گزری تو انہوں نے مسکراتے چہروں کے ساتھ ہاتھ ہلا ہلا کر اور بآوازِ بلند السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر اپنے آقا ایدہ اللہ کا والہانہ رنگ میں استقبال کیا۔ حضور بھی مسکراتے ہوئے بشاش چہرہ کے ساتھ ہاتھ ہلا ہلا کر ان کے سلام کا جواب دیتے رہے۔ یہ سب احباب بھی متعدد موٹر کاروں میں سوار ہو کر قافلہ کے ساتھ ہو لئے۔ ساڑھے نو بجے حضور مشن ہاؤس پہنچے۔ وہاں بھی خاصی تعداد میں احباب قطاروں میں کھڑے ہو کر حضور کی تشریف آوری کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ حضور نے موٹر سے اُترنے کے بعد جملہ احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا اور ان سے بہت شفقت بھرے انداز میں باتیں کیں۔ لجنہ اماء اللہ کوپن ہیگن کی عہدیداران محترمہ طیبہ الٰہی صاحبہ، محترمہ مریم صاحبہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ، محترمہ امۃ المتین صاحبہ اور محترمہ عائشہ صاحبہ بھی آئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہہ کر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا۔

مشن ہاؤس پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے مشن ہاؤس سے ملحق مسجد نصرت جہاں میں جاکر نوافل ادا کئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کیں۔ نوافل ادا کرنے کے بعد حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا تو مشن ہاؤس کے اس حصہ میں جہاں حضور کے قیام کا انتظام تھا تشریف لے گئیں اور حضور مشن ہاؤس اور مسجد نصرت جہاں کے درمیانی صحن میں احبابِ جماعت کے ساتھ ٹہل ٹہل کر باتیں کرتے رہے۔ اس دوران میں حضور نے جرمنی اور سویڈن کی پرنٹنگ مشینوں کے متعلق مکرم ظاہر احمد صاحب انجینئر سے مشورہ فرمایا۔ نیز مسجد اور مشن ہاؤس کے درمیانی صحن پر (جس میں اس وقت حضور احباب کے ساتھ چہل قدمی فرما رہے تھے) چھت ڈالنے کا معاملہ بھی زیرِ غور آیا۔ مکرم جناب کمال یوسف صاحب امام مسجد کوپن ہیگن نے اس بارہ میں کئے جانے والے انتظامات کی تفصیل سے حضور کو آگاہ کیا اور اس سے متعلق حضور نے انہیں ضروری ہدایات سے نوازا۔ ہر چند کہ حضور تین سو میل کا بحری سفر طے کرنے اور طوفانی سمندر میں سے گزرنے کے بعد تشریف لائے تھے اور بہت تھکے ہوئے تھے اس کے باوجود حضور سوا گھنٹے تک ٹہل ٹہل کر احباب سے نہایت خوش دلی اور ہشاش بشاش چہرہ کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔ احباب بھی دلی بشاشت اور ذوق و شوق کے ساتھ حضور کی پُرمعارف باتوں سے مستفیض ہوتے رہے۔

۳ راکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک

آج صبح حضور ایدہ اللہ نے ڈنمارک کے نو مسلم احمدی بھائی مکرم الحاج نوح سوئینڈ ہینسن ایم۔ ایس سی (کیمیکل انجینئر) کو شرفِ ملاقات بخشا اور تبلیغی و تربیتی امور سے متعلق انہیں ہدایات سے نوازا۔ مکرم ہینسن صاحب بہت مخلص احمدی ہیں اور جماعت احمدیہ کوپن ہیگن کے سیکرٹری مال ہیں۔ ان میں خدمت و فدائیت کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

آج جمعہ کا مبارک دن تھا اس لئے احباب جماعت ڈنمارک کے دُور دراز علاقوں سے صبح ہی کوپن ہیگن پہنچنا شروع ہو گئے تھے تاکہ حضور کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کرنے اور حضور کے خطبۂ جمعہ سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ بعض احباب ناروے کے شہر مالمو سے بھی تشریف لے آئے کیونکہ مالمو سمندر کے راستہ کوپن ہیگن سے زیادہ دُور نہیں ہے۔ مسجد کوپن ہیگن میں نماز جمعہ ساڑھے تین بجے ادا کی جاتی ہے کیونکہ اس سے قبل احباب کے لئے ڈیوٹیوں سے فارغ ہو کر مسجد پہنچنا ممکن نہیں ہوتا۔ ساڑھے تین بجے سے پہلے ہی مسجد نمازیوں سے پوری طرح بھر چکی تھی۔ اس روز ڈنمارک کے جو نو مسلم احمدی بھائی اور بہنیں نماز جمعہ کے لئے آئے ان میں مکرم عبدالسلام میڈسن، ان کی اہلیہ محترمہ مبارکہ میڈسن، ان کے نوجوان فرزند جناب بشیر میڈسن، مکرم کمال احمد کروگ، مکرم ابراہیم لوتھانٹ، مکرم فرید فرنس جوہینیس، مکرم الحاج نوح سوئینڈ ہینسن، محترمہ سسٹر مریم ملر، محترمہ سسٹر طیبہ الٰہی، مس جمیلہ اور مس ہینے شامل تھے۔

ساڑھے تین بجے سہ پہر حضور ایدہ اللہ محترم کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں، محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور محترم شاہد احمد خان صاحب کی معیت میں مسجد میں تشریف لائے۔ حضور کے تشریف لانے پر مکرم مرزا الحسن بیگ صاحب نے اذان دی۔ بعدہٗ حضور نے پُرمعارف خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ گزشتہ ۸۵ سال میں ہم نے بے شمار آسمانی بشارتوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا دل اس یقین سے پُر ہونا چاہیئے کہ تمام دیگر بشارتیں بھی پوری ہوں گی اور اسلام دنیا میں غالب

(باقی ص ۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کی تلاوت سے متعلق بعض ضروری امور

(مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی زیبل کراچی)

(۲)

خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک
قرآن مجید میں بار بار اُسے یاد
کرتے رہنے کی تلقین فرمائی ہے کبھی
سفر میں مشکلات (کشتی وغیرہ)
کا ذکر فرما کر کبھی انسان کی اپنی بیماری
اور دوسری تکالیف میں مبتلا ہونے
کی وجہ سے تنگ آکر جب انسان
اپنے غلط کار مشیروں سے بھی
دور رہتا ہے یا خیالی بتوں یا ماسوی
اللہ معبودوں کو بھی چھوڑ جاتا تو جب
کی طرف آتا ہے ... اور خدا تعالیٰ
سے شفا کی دعا کرتا ہے۔ اس کا
ذکر کر کے توجہ دلائی ہے۔

۱- اس تذکیر کے ضمن میں کبھی تو

اِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ
دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا
دَعَانِ (بقرہ ع ۲۳)

(میں پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے
والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا
سنتا ہوں)
سے حوصلہ افزائی کی ہے اور
کبھی حضرت صالح علیہ السلام کی
زبان سے کہلوایا کہ

اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ
(ھود ع ۶)

(میرا رب یقیناً قریب ہے اور دعائیں
قبول کرنے والا ہے) کبھی سَمِیْعٌ
قَرِیْبٌ (سبا ع)
(خوب سننے والا اور قریب ہوں)
کہہ کر اور کبھی اصولی طور پر تعلیم دیتے
ہوئے اپنی صفات حسنہ کی مدد لیکر
اس کے حضور دعا کرنے کی تحریک فرمائی
... فرمایا۔

وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی
فَادْعُوْہُ بِھَا۔
(اعراف ع ۲۲)

(اللہ کی بہت سی اچھی صفات ہیں
پس تم ان کے ذریعہ سے اس سے
دعائیں کیا کرو)

ب- اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ
الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی
(حشر رکوع آخر)

(تم کوئی نام لیکر بھی اسے پکارو
(پکار سکتے ہو کیونکہ تمام بہتر سے بہتر
صفات اسی کی ہیں)

ج- کبھی چند صفات خود ایک آیت
میں بیان فرما کر پھر فرمایا
لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (حشر
رکوع آخر)

ایسی دعاؤں کے لئے خود ہی تجویز فرمایا ہے

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا
وَّخُفْیَةً۔ (اعراف ع ۷)

(تم اپنے رب کو گڑگڑا کر بھی اور
چھپکے چھپکے بھی پکارو)
والی کیفیت اپنے دل میں پیدا کر کے
اپنے خالق و مالک کو یاد کیا کرو۔ اور کبھی

یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ
(بنی اسرائیل ع آخر)

(وہ ماتھے کے بل گر جاتے ہیں اور روتے
جاتے ہیں)
کہا۔ سجدہ میں ماتھے رگڑ رگڑ کے رونے کا بھی
تذکرہ فرمایا ہے

۲- گذشتہ رمضان المبارک میں
مختلف احباب نے یہ طریقے استعمال کر کے
اللہ تعالیٰ سے اپنی دعائیں مانگی ہوں گی
اور کئی خدا تعالیٰ کے بزرگ لوگوں کو یہ

روئے دلبر از طلبگاراں نمے دارد حجاب

... کے اصول کے طور پر
خدا تعالیٰ کے کسی جلوہ کو دیکھنے کا
موقع بھی ملا ہو گا کئی بزرگوں نے زیارت
کی تڑپ رکھنے کی وجہ سے عاشقانہ
رنگ میں یہ بھی کہا ہو گا کہ ؎

مت کہہ کہ لن ترانی تجھ سے جا ہی ہے

اور بعض اور قسم کے لوگوں کے جن کے بارے
میں مولانا روم کو کہنا پڑا کہ

گفتگوئے عاشقاں در باب رب
جوشش عشق است نے ترک ادب

انہوں نے اپنے جوشش عشق میں یہ کہا بھی ہو گا

؎ موسیٰ کے ساتھ رہیں تیری لن ترانیاں
نہ پیار ہیں نہ مانوں گا چہرہ دکھا مجھے

اور خدا تعالیٰ نے انہیں نوازا ہو گا اللّٰھم
زِدْ فَزِدْ۔ کیوں نہ ہو کہ جب رمضان آیا
اسی لئے تھا اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ
کہ روزہ میری خاطر ہوتا ہے اور میں
ہی اس کا جزا بنتا ہوں یعنی تڑپ رکھنے
والوں کو مل جاتا ہوں۔

۳- کئی احباب اور خدا کے برگزیدہ
لوگوں نے خدا کی صفات کی مدد لی ہو گی۔
کسی نے قرآن کریم کا کسی نے رمضان مبارک
کا۔ کسی نے خدا تعالیٰ سے اسکے اسماء
عظمیٰ کا کسی نے اس کے حضور اسماء حسنیٰ
کا واسطہ دے کر اپنی معروضات گزاری
ہوں گی اور اپنی دعاؤں میں کامیابی حاصل
کی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ سب کی مرادیں پوری
کرے اور سب کو اپنی عطاءً غیر مجذوذ
سے نوازے آمین

۴- صفات و اسماء حسنیٰ کے بارہ
میں علماء سلف نے بالاتفاق یہی بیان
کیا ہے کہ اسماء الٰہیہ توقیفی ہیں۔ کسی عام
شخص کوئی صفت خدا تعالیٰ کی تجویز
نہیں کر سکتا۔ صرف خدا اور رسول خدا
اور صرف خدا کی فرمائی ہوئی یا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی صفات
اور اسماء ہی بیان کئے جائیں۔ بس
ورد و وظیفہ کے طور پر کسی لفظ کو اسماء
الٰہیہ میں سے قرار دینا اور اس کو خدا
تعالیٰ کے حضور پیش کر کے اس کی برکت
چاہنا۔ یہ نہیں جائز ہے۔ جب کہ خود
اس ذات باری نے اس لفظ کو اپنی
صفت قرار دیا ہو ورنہ۔ یا اسماء الٰہیہ
مروجہ میں کسی کو زائد کرنا یا ان میں سے
کسی کو کم کرنا بھی ہمارا کام نہیں ہے بلکہ
خدا نے اس لفظ کو اپنے لئے قرآن کریم
میں استعمال فرمایا ہو۔ ایسے ہی بعض مرکب
صفات کو اسماء الٰہیہ میں شمار کرنا بھی
صحیح نہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے ان
صفات کو خود بیان نہ فرمایا ہو۔

۵- قرآن کریم میں صفات الٰہیہ

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (فاتحہ)، مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ
(فاتحہ)، خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ (آل عمران ع
انعام ع) خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ (انعام ع)
خَیْرُ الْفَاصِلِیْنَ (انعام ع) خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ
(اعراف ع ۱۱) یونس آخر یوسف ع)
خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ (اعراف ع ۱۲) اَرْحَمُ
الرّٰحِمِیْنَ (اعراف ع ۱۸) خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ
(اعراف ع ۹)
خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ (مومنون ع ۶) خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ
(مائدہ ع ۱۵ سبا ع ۵ جمعہ ع ۲) بدیع السموات
والارض (بقرہ ع ۱۴ انعام ع ۱۲) مالک الملک
(آل عمران ع ۳) سریع الحساب (بقرہ
آل عمران آخر رعد آخر) شدید العذاب
آل عمران ع۔ مائدہ ع۔ انفال ع) بصیر
بالعباد (آل عمران ع ۲) رؤوف بالعباد
(ع ۳) فاطر السموات والارض
(انعام ع ۲ یوسف ع ۱۱ زمر ع) فالق
الاصباح (انعام ع ۱۲) فالق الحب والنوی
(انعام ع ۱۳) سریع العقاب (اعراف ع ۲۱)
عالم الغیب والشہادة (توبہ ع ۱۳
زمر ع ۵ حشر ع ۳) غافر الذنب وقابل
التوب شدید العقاب ذی الطول
(مومن ع ۱) واسع المغفرة (نجم ع ۲)
علام الغیوب (مائدہ آخر توبہ ع ۱۰)
رب العرش (زخرف ع ۷) ذو انتقام
(آل عمران ع ۱) الرزاق ذو القوة المتین
(ذاریات رکوع آخر) اسرع الحاسبین
(انعام ع ۸) جامع الناس (آل عمران ع ۱)
نعم الوکیل (آل عمران ع ۱۸) نعم المولیٰ (حج ع ۱۰)
نعم النصیر (حج) ولی المتقین
(جاثیہ ع ۲) الحق المبین (نور ع ۳)
محی الموتیٰ (روم ع ۵) الفتاح العلیم
(سبا ع ۳) نور السموات والارض
(نور ع ۵) ہادی (فرقان ع ۳) کریم
(نمل ع ۳) العلیم القدیر (روم ع ۶)
الحق (روم ع ۳) العلی الکبیر (لقمان ع ۳)
رقیب (احزاب ع ۶) شہید (احزاب ع)
الواحد القہار (زمر ع) العزیز
الغفار (مومن ع ۵) (زمر ع) العزیز الحکیم
(المومن ع ۲) رفیع الدرجات (مومن ع ۲)
ذو العرش (مومن ع ۲) بکل شیء محیط
(حم سجدہ ع ۶) البر الرحیم (الطور ع)
ملیک مقتدر (القمر رکوع آخر)
ذو الجلال والاکرام (رحمان آخر)
الاول والآخر والظاہر والباطن
(حدید ع ۱) الملک القدوس
السلام المومن المہیمن
العزیز الجبار المتکبر الخالق
الخالق الباری المصور (الحشر ع)
رب العرش الکریم (المومنون آخر)
الملک الحق (المومنون آخر) احسن الخالقین
(مومنون ع ۱) بصیر بالعباد (مومن ع ۵)
شفیع۔ علیم حلیم۔ قدیر ولی نصیر
بصیر واسع سمیع تواب رؤوف
شاکر غفور خبیر الحی القیوم العلی
العظیم۔ غنی حمید۔ مولیٰ وہاب
مالک الملک۔ سمیع الدعا العلی الکبیر
مجید الوارث الخلاق العلیم۔
الملک الحق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترم منشی غلام قادر صاحب پٹھانکوٹی مرحوم کا ذکر خیر

(مکرم عبدالجلیل صاحب عشرت ایم۔ اے لاہور)

میرے والد محترم منشی غلام قادر صاحب مرحوم غالباً ۱۸۶۲ء میں بٹالہ (ضلع گورداسپور) میں پیدا ہوئے اور ۵ جولائی ۱۹۳۶ء کو پٹھانکوٹ (ضلع گورداسپور) میں وفات پائی اور پٹھانکوٹ کے قریب واقعہ موضع دولت پور میں دفن کیے گئے۔

میرے دادا میر محمد صاحب مرحوم ایک عالم باعمل بزرگ تھے۔ وہ بٹالہ کے قریب ایک گاؤں میں مدرس تھے۔ گھر پر بھی درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھتے تھے ملازمت سے ریٹائر ہو کر بھی بٹالہ میں یہ سلسلہ جاری رکھا۔ کئی لوگوں نے آپ سے کریما، گلستان، بوستان سبقاً سبقاً پڑھیں بٹالہ اور اس کے نواحی علاقے میں ان سے فیضیاب ہونے والوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی تھی۔ شاگردوں میں غیر مسلم بھی شامل تھے چنانچہ رائے بہادر چونی لال جج۔ پنڈت کرپا رام تحصیلدار اور بابو سنگھا داس بی۔ اے انچارج کنٹرولر امتحانات پنجاب یونیورسٹی کے والد بھی آپ سے کبھی کبھی فارسی پڑھنے آیا کرتے تھے۔ میر محمد صاحب کو شعر و سخن سے بھی بہت شغف تھا۔ فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے ایک دفعہ ایک والی ریاست کی تعریف میں فارسی قصیدہ لکھا۔ اور نقد روپیہ اور خلعت انعام میں پائی۔ پھر آپ کو عملیات اور ورد و وظائف کا بھی بہت شوق تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں خط لکھا۔ جس میں یہ عرض کیا کہ کوئی وظیفہ بتائیں۔ حضور نے جواباً لکھوایا کہ درود شریف اور استغفار کثرت سے پڑھیں۔ میر محمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت تو نہ کی لیکن مخالفت بھی نہ کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے تو نیاز مندانہ تعلق تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہمارے بڑے بھائی عبدالمجید صاحب سالک مرحوم (مالک و مدیر اخبار "انقلاب" لاہور) لکھتے ہیں:

"۱۹۱۳ء کا ذکر ہے۔ میں بعض لوگوں سے ملاقات کرنے کے لیے بٹالہ سے قادیان گیا اور ایک عزیزہ کے علاج کے سلسلہ میں مولانا حکیم نورالدین مرحوم و مغفور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ صبح کا وقت تھا حکیم صاحب اپنے مکان میں تشریف رکھتے تھے بہت سے عقیدت مند اور ضرورت مند لوگوں کا جمگھٹا تھا۔ کوئی نبض دکھا رہا تھا۔ کوئی طب کی تعلیم حاصل کرنے کا خواہاں تھا کوئی دینی مسئلے کے متعلق استفسار کی غرض سے آیا بیٹھا تھا۔ میں بھی انہیں لوگوں میں بیٹھ گیا۔ جب میری باری آئی تو میں نے اپنی عزیزہ کے لکھے ہوئے حالات پیش کیے۔ حکیم صاحب نے ان حالات کو غور سے پڑھتے ہوئے مجھ سے پوچھا "کہاں سے آئے ہو"۔ میں نے عرض کیا "بٹالہ سے"۔ پوچھنے لگے "کس محلہ میں رہتے ہو؟" جواب دیا "ٹھٹھیاری دروازہ"۔ پوچھا "ککے زئی ہو؟" عرض کیا "جی ہاں"۔ پوچھا "کس خاندان سے ہو؟" میں نے بتایا کہ میاں میر محمد میرے دادا ہیں تو چونک کر کہا "وہی میاں میر محمد جو صبح سے شام تک لوگوں کو سبق پڑھاتے ہیں"؟ میں نے مسکرا کر کہا "جی ہاں"۔ فرمایا "وہ تو ہمارے دوست ہیں اور تم ہمارے بچے ہو۔ یہاں کس کے پاس ٹھہرے ہو؟" میں نے عرض کیا "قاضی اکمل کے پاس"۔ مسکرا کر کہا "اچھا! شاعر تو شاعر ہی کے پاس ٹھہرے گا"۔ (تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ ۵۱۶-۵۱۷ بحوالہ پیغام صلح ۲۴ دسمبر ۱۹۵۱ء ص۔)

حضرت منشی غلام قادر صاحبؓ کے چچا یعنی میاں میر محمد صاحب کے برادر خورد سلطان احمد صاحب احمدی تھے اور ان کی اولاد میں بھی ایک مدت تک احمدیت جاری رہی۔ میرے والد رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حسن ظن رکھتے تھے۔ ۱۸۹۹ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی والے مقدمہ کے سلسلہ میں پٹھانکوٹ تشریف لے گئے تو حضرت والد صاحب حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور زیارت و ملاقات کا شرف حاصل کیا اس ملاقات کے وقت آپ اپنے ساتھ اپنے بڑے لڑکے عبدالمجید صاحب سالک مرحوم کو جو اس وقت بچہ تھے، لے کر گئے۔

ہمارے چچا حضرت بابو محمد افضل خان صاحب رضی اللہ عنہ نے ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی اور صحابی بننے کا شرف حاصل کیا والد صاحب نے حضرت اقدس کی بیعت نہ کی لیکن احمدیت کا مطالعہ کرتے رہے اور بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیعت بذریعہ خط کی۔

والد صاحب کو اوائل ہی سے دینی امور کی طرف رغبت تھی بعد میں جب والد صاحب احمدی ہو گئے تو جب بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ پٹھانکوٹ کے راستے ڈلہوزی یا پالم پور وغیرہ تشریف لے جاتے تو پٹھانکوٹ میں حضور کی خدمت میں حاضر رہتے۔ ۱۹۲۳ء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت والد صاحب پہلی دفعہ قادیان گئے۔ ان کے ساتھ میں اور میری والدہ مہر النساء بیگم صاحبہ (مرحومہ) بھی تھیں۔ ہم تینوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دستی بیعت کی جس وقت والد صاحب بیعت کے لیے حضور کے سامنے آئے تو حضور نے حیرت سے فرمایا۔ "آپ کہاں"! گویا حضور کے ذہن میں یہ خیال تھا کہ والد صاحب نے پہلے ہی بیعت کی ہوئی ہے۔

بعض دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ پٹھانکوٹ میں قیام فرماتے۔ ایک دفعہ حضور پٹھانکوٹ سے دو تین میل کے فاصلہ پر دریائے چکی کے کنارے ڈھانگو پہاڑ پر خیمہ میں قیام فرما تھے والد صاحب حضور کی ملاقات کے لیے وہاں گئے۔ پہاڑ پر پہنچنے سے پہلے دریائے چکی کو عبور کرنا پڑتا تھا جو عموماً پایاب ہوتا تھا۔ والد صاحب ابھی دریا کے کنارے پہنچے ہی تھے اور پار کرنے کا ارادہ ہی کر رہے تھے کہ حضرت اقدس کے خادم عبدالاحد خان صاحب دوڑتے ہوئے دریا کے دوسرے کنارے پر آئے اور کہا کہ منشی صاحب ذرا ٹھہریں۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں آپ کو دریا پار کراؤں۔ چنانچہ خان صاحب نے والد صاحب کو کندھے پر اٹھا کر دریا پار کرایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے اپنے خیمہ سے والد صاحب کو آتے دیکھا اور دریا پار کرنے میں مدد دینے کے لیے خان صاحب کو بھیجا۔

ایک دفعہ والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضور کے اہل قافلہ کو اپنے گھر پر کھانے پر مدعو کیا۔ حضور ازراہ کرم و نوازش مع تمام ممبران قافلہ تشریف لائے۔

حضرت والد صاحب جماعت احمدیہ پٹھانکوٹ کے روح رواں تھے آپ ہی پریذیڈنٹ تھے اور آپ ہی سیکرٹری مال۔ آپ ہی کے گھر پر نماز جمعہ ہوتی تھی آپ ہی خطیب و امام رہتے تھے جو سلسلہ کے مبلغین اور کارکن پٹھانکوٹ میں سلسلہ کے کام آتے تھے۔ اُن کی میزبانی کا شرف بھی والد صاحب کو حاصل تھا۔

حضرت والد صاحب احمدیت کا ایک عملی نمونہ تھے۔ عابد، پرہیزگار، متقی، راست گو، دیانت دار، متحمل مزاج، با اخلاق اور بے ضرر بزرگ تھے۔ پٹھانکوٹ میں مدت تک سیکرٹری میونسپل کمیٹی رہے۔ شہر میں بہت عزت تھی۔ ہندو اور مسلمان سب آپ کی عزت کرتے تھے دیانت کا یہ عالم تھا۔ کہ ایک دفعہ ایک شخص ایک ٹھیکہ وغیرہ کے سلسلہ میں ۵۰۰ روپیہ رشوت پیش کرنے کے لیے آپ کے گھر پر آیا۔ آپ نے روپے لینے سے سختی سے انکار کیا اور اس شخص کو گھر سے نکال دیا۔ اس زمانہ میں ۵۰۰ روپے بڑی رقم تھی لیکن آپ نے اسے ہاتھ تک نہ لگایا۔ ساری زندگی سادگی میں بسر کی اور اپنے قول و فعل میں اللہ کی رضا کو مقدم رکھا۔

۱۹۲۰ء میں ہمارے بہنوئی عبدالمجید سب انسپکٹر پولیس نیروبی میں فوت ہو گئے ان کی وفات پر میری اکلوتی بہن مع اپنے چار سالہ بچہ (ملک عبدالوحید صاحب سلیم) اکیلی سفر کی صعوبت برداشت کرتی ہوئی مشرقی افریقہ سے پٹھانکوٹ پہنچی۔ یہ صدمہ بھی آپ نے مومنانہ صبر سے برداشت کیا آپ بہت مضبوط جسم کے تھے چہرہ کا رنگ سفید تھا۔ ریش مبارک پر مہندی لگاتے تھے اس سے چہرہ اور بھی چمکتا تھا۔ قد چھوٹا تھا شخصیت بہت بارعب تھی۔ ہمیشہ سفید عمامہ باندھتے تھے۔ کوٹ کے ساتھ شلوار پہنتے تھے۔ صاف ستھرا لباس رکھتے اور کبھی عصا کے بغیر گھر سے باہر نہ جاتے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والد صاحب شاعر بھی تھے۔ مولانا سالک "سرگزشت" میں لکھتے ہیں :-

"میرے والد کبھی کبھی شعر کہا کرتے تھے۔ عاصی تخلص تھا ..... ایک دو شعر یہ ہیں ؎

پگھل کر بہہ گیا ہوتا کبھی کا
اگر یہ دردِ دل پتھر میں ہوتا
بٹالہ چھوڑتا ہرگز نہ عاصی
اگر سامانِ عشرت گھر میں ہوتا"

والد صاحب میونسپل کمیٹی پٹھانکوٹ سے ریٹائر ہونے کے بعد پٹھانکوٹ میں ہی مقیم رہے۔ دمہ کی پرانی شکایت تھی۔ سانس کی تکلیف میں ہی ۵ جولائی ۱۹۳۵ء (اتوار) کی صبح ۹ بجے کے قریب حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میری والدہ مہر النساء بیگم صاحبہ مرحومہ سعید فطرت خاتون تھیں۔ ان کے والدین، بہن بھائی سب غیر احمدی تھے لیکن وہ بہت مخلص احمدی تھیں۔ غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرنے میں خوشی محسوس کرتی تھیں۔ کئی مستورات ان سے مشورہ کے لئے آتی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ ۱۵ مارچ ۱۹۳۹ء کو لاہور میں وفات پائی۔ وفات کے بعد ہم چاروں بھائی (عبد المجید صاحب سالک مرحوم۔ ملک عبد الحمید صاحب عارف۔ عبد الروف صاحب ساحر مرحوم اور خاکسار) مرحومہ کا جنازہ قادیان لے گئے۔ قادیان میں جنازہ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصرِ خلافت سے مقبرہ بہشتی تک پاپیادہ تشریف لے گئے۔ نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین تک قبرستان میں رہے۔ قبر پر سب سے پہلے مٹی ڈالی اور دعا کرائی۔ تدفین کے بعد لاہور واپس آنے سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی نے ہم چاروں بھائیوں کو پھر قصرِ خلافت میں شرفِ ملاقات بخشا اور دلجوئی فرمائی۔

والدہ مرحومہ کی وفات پر بھی بعض اخبارات نے غم و افسوس کا اظہار کیا۔

میرے بھائی مولانا عبد المجید صاحب سالک نے ۱۹۱۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دستی بیعت کی تھی۔ اس وقت سالک صاحب کے دورانِ قیام قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثانی رض) مصر و عرب کے سفر کی پہلی منزل پر حج بیت اللہ کی غرض سے روانہ ہوئے۔ سالک صاحب نے موقع کی مناسبت سے ایک نظم الوداعی جلسہ میں پڑھ کر سنائی یہ نظم اخبار بدر ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۲ء کے پرچہ میں شائع ہوئی۔ جہاں سے نقل کی جا رہی ہے (اس وقت سالک صاحب کی عمر اٹھارہ سال سے کچھ کم تھی)

"محمد عبد المجید خان سالک کی نظم جو مجلس الوداع حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد مدظلہٗ میں بتاریخ ۲۵ ستمبر پڑھی گئی۔

بند اول

کیوں نہ ہوگا ان پہ فضلِ خاص ربّ العالمین
جو کہ رہتے ہیں یہاں ہیں شاغلِ تبلیغ دیں
حق تعالیٰ کیوں نہ ان پہ رحمتیں نازل کرے
ہوتی ہے روشن دلوں میں جن کے شمعِ نورِ دیں
عازمِ مکّہ ہیں صاحبزادہ محمود آج
ہیں جو صاحبزادہ محبوبِ ختم المرسلیں
جن کی ہر اک بات میں ہے لذتِ شاخِ نبات
ہر سخن جن کا ہے بے شک ثانیٔ دُرِّ ثمیں
وہ کمربستہ ہیں ہر دم خدمتِ اسلام میں
دم قدم سے آپ کے مضبوط ہے بنیادِ دیں
یہ دعا ہے تا قیامت باکرامت وہ رہیں
حق تعالیٰ ان کو بخشے دولتِ دنیا و دیں
مولوی فاضل ہیں جو سید عرب صاحب یہاں
وہ سفر میں ہوں گے حضرت کی رفاقت میں رہیں
یاالٰہی ان کو حاصل گوہرِ مقصود ہو
شادمانی ہو فزوں رنج و الم مفقود ہو

بند دوم

تیری ہمت دیکھ کر جنت میں روحِ مصطفےٰ
کہتی ہے بے ساختہ اھلاً سھلاً مرحبا
مدّتِ فرقت خدا جانے کہ کب ہوگی تمام
دیکھئے پھر کب خدا محمود سے دے گا ملا
تو نہیں تنہا ہزاروں دل ترے ہمراہ ہیں
کرتے ہیں ہر دم جو تیری کامیابی کی دعا
کیا تکالیفِ سفر جب دل میں ہو وے عزمِ درست
خوف کیا جب ہاتھ میں ہو حبلِ تسلیم و رضا
حق تعالیٰ حافظ و ناصر تیرا ہر وقت ہو
کچھ نہ دے نقصان شرِّ حاسدانِ فتنہ زا
حاضریں سے التجائے سالکِ خستہ ہے یہ
ہاتھ اُٹھا کر اب کریں اللہ کے آگے یہ دعا
کامیابی ہر گھڑی اُن کی شریکِ حال ہو
فتح و نصرت روز افزوں ہو عدو پامال ہو

اگرچہ مولانا سالک مرحوم نے خلافتِ ثانیہ کی بیعت نہ کی لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے محبت و اخلاص کے گہرے تعلقات تھے۔ ملاقاتوں کے علاوہ خط و کتابت بھی رہتی تھی جس میں سیاسی اور ادبی امور کے متعلق تبادلۂ خیالات رہتا تھا۔ حضرت والد صاحب کے ہم باقی تینوں بیٹے خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہوئے۔ عبد الروف صاحب ساحر مرحوم ۱۹۴۰ء میں جوانی میں انتقال کر گئے۔ اب ہم دو بھائی (ملک عبد الحمید صاحب عارف اور خاکسار) لاہور میں مقیم ہیں ÷

لجنات توجہ فرمائیں

خواتین کے جلسہ سالانہ کے لئے پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے۔ جو بہنیں تلاوتِ قرآن پاک، نظم اور تقاریر میں حصہ لینا چاہتی ہوں اپنے نام دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں تا پروگرام بروقت تیار کیا جا سکے۔ (آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

قائدینِ مجالس توجہ فرمائیں!

مجلس خدام الاحمدیہ کے سال کا آخری ماہ اکتوبر ہے۔ ہر ماہ کی رپورٹ مرکز میں بھجوانا قائد مجلس کی اہم ذمہ داریوں میں سے ہے۔

ایسے قائدین مجالس جو کسی وجہ سے گزشتہ مہینوں میں کسی ماہ کی رپورٹ مرکز میں نہ بھجوا سکے ہوں اب فوری بھجوائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری تصحیح

الفضل مجریہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۵ء کے صفحہ ۳ پر کالم ۱ کی چوتھی سطر غلط چھپ گئی ہے۔ اصل عبارت یہ ہے :-

"قرآن کریم کی سورتوں کے نزول کی ترتیب"

احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

دعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کی چچی محترمہ جنت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری فتح دین صاحب ماہل پوری حال جناح کالونی لائلپور مورخہ ۲۲ اکتوبر کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے گول بازار ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی محمد دین صاحب مربی سلسلہ لائلپور نے دعا کروائی۔ مرحومہ ملنسار اور بہت ہمدرد خاتون تھیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے۔ آمین (میاں مبارک احمد قائد خدام الاحمدیہ لائلپور)

۲۔ میرے والد مکرم ماسٹر بہرام خان آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ تقریباً تین ہفتہ میعادی بخار و ہیضہ سے بیمار رہ کر مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ بوقت ۱۰ بجے گھٹیالیاں میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مخلص، نیک اور اشاعت احمدیت کا بہت شوق رکھتے تھے۔ ان کی عمر اسی سال تھی۔ بوجہ موصی ہونے کے ان کا جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دوسرے دن بعد نماز عشاء نماز جنازہ مسجد مبارک سے باہر کے صحن میں پڑھائی۔ بعد میں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور مکرم غلام احمد خان صاحب ظہور انسپکٹر بیت المال نے دعا کرائی۔ احبابِ جماعت مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ماسٹر حمید خان آف گھٹیالیاں)

درخواست ہائے دعا

- مکرم جلیل احمد شریف صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کی والدہ محترمہ چند روز سے سخت بیمار ہیں۔
- مکرم غلام مرتضیٰ صاحب جاوید کارکن وکالتِ تبشیر کی بچی بعمر تقریباً دو سال کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار چلی آ رہی ہے۔
- مکرم محمود احمد صاحب سعید ربوہ کی خوشدامن صاحبہ بیوہ مکرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم آجکل سخت بیمار ہیں اور دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہیں اور باوجود علاج کے افاقہ نہیں ہو رہا۔ قارئین کرام سے ان سب کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نئے نرخ

ہم اپنے سٹاکسٹوں اور عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کرتے ہیں کہ ہم حیوانات کی ادویات کی پندرہ سال پرانی قیمتوں کو ۵۰ فیصد بڑھانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

اب حیوانات کی ہر اکسیر کی قیمت ۱ روپیہ فی پیکٹ کی بجائے ۱/۵۰ روپیہ فی پیکٹ ہوگی

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ([illegible]) ربوہ۔ فون [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اِس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا"

(حضرت مسیح موعودؑ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مخلصینِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں :-

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور اس کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اِس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہ آئے گا۔" (کشتی نوح)

احبابِ جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ر شہادت (۳۰ر اپریل) کو ختم ہوتا ہے۔ اِس سے قبل چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ سو فیصد پورا ہو جانا چاہیئے تاکہ سلسلہ کے کام رُکنے نہ پائیں۔ لازمی چندہ جات تین ہیں۔

۱۔ چندہ عام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل ارشاد کے مطابق یہ چندہ ہر احمدی کے لئے لازمی ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتایا ہے کہ میرا اُن ہی سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت و نصرت میں مشغول ہیں مگر بہتیرے ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ سو ہر شخص کو چاہیئے کہ اس نئے انتظام کے بعد نئے سرے سے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرضِ حتمی کے طور پر اس قدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے ۔۔۔۔۔ اور اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلۂ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا اور مشتہر کر دیا جائے گا۔ اگر کسی نے ماہواری چندہ کا عہد کر کے تین ماہ تک چندہ بھیجنے سے لاپرواہی کی اس کا نام بھی کاٹ دیا جائے گا۔"

(اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۴۹-۵۰)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چندہ عام کی شرح کل آمد پر ایک آنہ فی روپیہ اور اجناس کی صورت میں اڑھائی سیر فی من مقرر کی ہے (ملاحظہ ہو قاعدہ ۱۱۷ ب) اس کے مطابق وصولی ہونی چاہیئے۔

۲۔ حصہ آمد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں :-

"اس وقت میرے نزدیک کم سے کم تحریک یہ ہونی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کر دے۔" (الوصیت صفحہ ۵)

ہر موصی آمد کے لئے ضروری ہے کہ اپنی ماہوار آمد کا کم از کم $\frac{1}{10}$ اور سالانہ آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ ادا کر دے۔ اس میں کسی قسم کا تساہل نہ ہونے دیا جائے۔ جائیداد کے موصی احباب جب تک حصہ جائیداد ادا نہ ہو جائے چندہ وصیت بشرح چندہ عام ادا کریں گے۔ موصی احباب فوری توجہ فرما کر ممنون فرمائیں۔

۳۔ چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ یہ ارشاد فرماتے ہیں :-

"چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہی شروع ہے۔ بعض دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھا ہے کہ یہ چندہ عام کا ہی ایک حصہ ہے جسے الگ کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ مجھے ایک مثال بھی ایسی یاد نہیں جو چندہ جلسہ سالانہ کے لئے الگ تحریک نہ کی گئی ہو ۔۔۔۔۔ پس جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا وہاں بجائے ۱۵ فیصدی کے میں دس فیصدی مقرر کرتا ہوں ۔۔۔۔۔ مگر ۱۰ فیصدی چندہ کا یہ مطلب نہیں کہ جو پندرہ فیصدی دے سکتا ہے وہ بھی نہ دے۔ جو شخص ۱۵ فیصدی چندہ دیتا ہے اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے لیکن وہ لوگ جو ۱۰ فیصدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء)

یہ تینوں چندے لازمی چندہ جات ہیں اس لئے ان کی ادائیگی اور وصولی کی طرف فوری توجہ فرمائی جائے تاکہ مالی سال گزرنے سے پہلے ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۲)

آکر رہے گا۔ حضور نے خطبہ اُردو میں ارشاد فرمایا جس کے دوران حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں ترجمان کے فرائض ادا کرتے ہوئے ساتھ کے ساتھ سویڈش زبان (جو ڈنمارک میں بھی پوری طرح سمجھی جاتی ہے) میں ترجمہ سُناتے رہے۔ آئندہ اشاعت میں حضور کے اس بصیرت افروز خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔

اعلانِ نکاح

میرے بھائی جان سکواڈرن لیڈر داؤد احمد صاحب ابن محترم میاں محمد اسحاق صاحب عابد کے نکاح کا اعلان محترمہ لیلۃ القدر صاحبہ بنت مکرم خوشنود حسن میر صاحب کے ہمراہ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر ۳ر اکتوبر ۱۹۷۵ء کو بروز جمعۃ الوداع ماہ رمضان المبارک حضرت شیخ عبدالحمید صاحب شملوی (یکے از اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نے فرمایا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ (لیفٹیننٹ سلیمان احمد عابد M.C.E رسالپور)

ولادت

۲۰ر ستمبر ۱۹۷۵ء کو مکرم مرزا نسیم احمد بیگ صاحب لیبر انسپکٹر (سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ پتوکی و سابق نائب قائد گوجرانوالہ) کے ہاں اللہ تعالیٰ نے شادی کے چار سال بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچہ مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب صدر جماعت احمدیہ پتوکی کا پوتا اور مکرم چوہدری ممتاز احمد صاحب چک 22/E.B ڈاکخانہ چک 28/E.B عارف والا کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین بنائے اور وہ والدین و خاندان کے لئے باعثِ برکت ہو۔ (رانا مبارک احمد قائد علاقائی۔ بہاولپور)

ضرورت ڈرائیور

کراچی میں ایک تجربہ کار ڈرائیور مستقل ملازمت کے لئے درکار ہے۔ خواہشمند احباب مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق شدہ درخواست پتہ ذیل پر بھیجیں۔

مرزا محمد بشیر
27 W 17Th EAST STREET
DEFENCE SOCIETY
KARACHI

زد جام عشق

اعصاب کو طاقت دینے اور تمام جسمانی کمزوری دُور کرنے کے لئے مفید ہے۔
مکمل کورس ۳۵/۰۰
المنار دواخانہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴